سوال

میں نے کچھ عرصہ سے ایک شخص کے ساتھ کچھ اسباب وحالات کے پیش نظر ایک وکیل کے ذریعہ عقد نکاح کیا، اس شرط پر کہ جب یہ حالات اور اسباب ختم ہو جائیں گے تو ہم ان شاء اللہ نکاح خواں کے پاس جا کر نکاح کر لیں گے اور عقد نکاح میں کچھ لکھا گیا وہ سب صحیح تھا اور گواہوں میں وکیل خود اور اس کا بھائی تھا لیکن میں خود وہاں حاضر نہیں ہو سکی کیونکہ حالات ہی ایسے بن گئے تھے اور اس معاملہ کی تکمیل ضروری تھی اس لیے میری غیر حاضری میں ہی عقد نکاح ہوا کیونکہ وکیل بااعتماد تھا اور وہ بھی ہم پر بھروسہ کرتا تھا اور جب میرے خاوند نے عقد نکاح حاضر کیا تو ہم نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر آپس میں شادی کے کلمات کی ادائیگی کہ ہم امام ابو حنیفہ کے مسلک کے مطابق اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر شادی کرتے ہیں میرے خاوند نے سفر پر جانے تک میرے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کیے میرا سوال یہ ہے کہ جو کچھ ہوا کیا وہ حلال تھا یا حرام؟ کیونکہ میں اندرونی طور پر پریشان ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ جو کچھ ہوا ہے وہ مکمل نہیں کیونکہ میں حاضر نہیں تھی اور نہ ہی گواہوں نے میری بات سنی ہے؟

جواب

الحمدللہ

اول :

ہمیں بہت ہی زیادہ افسوس ہے کہ مسلمان اس عقد نکاح سے کھلواڑ کرتے پھرتے ہیں جسے اللہ سبحانہ وتعالی نے یثاق غلیظ کا نام دیا ہے، لیکن اس حد تک مسلمان اس سے کھیلنے لگے ہیں

اور ہمیں اللہ کی حرام کردہ امور میں لوگوں کی اس جرات پر تعجب بھی ہے

تو کیا یہ وکیل اور یہ گواہ اپنی بیٹی یا بہن سے راضی ہونگے کہ وہ بھی اسی طرح نکاح کریں، اور اسے علم بھی نہ ہو اور وہ اس پر موافق بھی نہ ہوں

ہمارے خیال جس میں تھوڑی سے بھی مردانگی وعقل ہے وہ اپنی بیٹی یا بہن کے لیے اس پر راضی نہیں ہوگا، تو پھر یہ لوگ دوسرے لوگوں کی بیٹیوں کے ساتھ ایسا کرنے پر کیوں راضی ہو جاتے ہیں

پھر ان گواہوں نے گواہی کس چیز پر دی، حالانکہ بیوی تو وہاں موجود ہی نہیں، اور انہوں نے اس سے کچھ سنا بھی نہیں، یا پھر اس کے ولی سے بھی کچھ نہیں سنا کہ وہ اس شادی پر راضی وموافق ہے

کسی بھی گواہ کے لیے حلال نہیں کہ وہ کسی ایسی چیز کی گواہی دے جسے وہ جانتا ہی نہیں، صرف کسی وکیل کا قابل اعتماد ہونا یا پھر کسی دوسرے کو قابل اعتماد سمجھ لینے سے کسی ایسی چیز کی گواہی دینا جائز نہیں ہو جاتی جسے وہ جانتے ہی نہیں

دوم :

اس کیفیت سے نکاح صحیح نہیں؛ کیونکہ کسی بھی عورت کے لیے اپنا نکاح خود کرنا صحیح نہیں، بلکہ نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے ولی کا موجود ہونا اور اس کی موافقت شرط ہے

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ولی کے بغیر نکاح نہیں"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1893) میں صحیح قرار دیا ہے

اور ایک دوسری روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اس طرح ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح خود کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (1840) میں اسے صحیح قرار دیا ہے

اور آپ کا یہ کہہ دینا کہ : شادی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مسلک کے مطابق ہوئی ہے، اس سے حکم میں کچھ تبدیلی نہیں ہوگی، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی موجودگی میں کسی کے قول کی بھی کوئی اہمیت نہیں اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ہے کہ عورت اپنا نکاح خود نہیں کر سکتی، اور جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے اس کا نکاح باطل ہے

اس مسئلہ میں شیخ احمد شاکر رحمہ اللہ کی بہت ہی نفیس کلام ہے جسے ہم ذیل میں پیش کرتے ہیں :

"حدیث کا علم رکھنے والے اہل علم اس حدیث "ولی کے بغیر نکاح نہیں" کے صحیح ہونے میں کوئی شک نہیں کرتے، یہ حدیث ایسی اسانید سے ثابت ہے جو قریب ہے معنی تواتر تک پہنچ جائیں، جو اپنے معانی کے اعتبار سے قطعی تواتر کا موجب ہے، سب اہل علم کا قول یہی ہے، اور قرآن مجید میں فقہ بھی اس کی تائید کرتی ہے، ہمارے علم کے مطابق تو صرف فقہاء احناف اور ان کے پیروکار اور مقلد حضرات کے علاوہ کسی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی

متقدمین احناف کے ہاں تو کوئی عذر ہو سکتا ہے کہ انہیں اس وقت اس کی صحیح اسناد نہ پہنچیں ہوں، لیکن متاخرین احناف تو ان کے سروں پر سوار ہوئے اور انہیں تعصب نے آگھیرا ہے، اس طرح وہ بغیر کسی دلیل و حجت کے بغیر کسی انصاف کے احادیث کو ضعیف کررہے یا ان کی تاویل کرتے پھرتے ہیں

اب ہم اکثر ان اسلامی ممالک جو اس مسئلہ میں حنفی مسلک کو اختیار کرتے ہیں میں دیکھتے ہیں کہ وہاں اس کے منفی آثار ہیں انہوں نے جس پر عمل کیا ہے اس نے اخلاق اور آداب کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، اور عزت خاک میں ملا دی ہے اکثر وہ عورتیں جو ولی کے بغیر نکاح کرتی ہیں یا پھر ان کے نہ چاہتے ہوئے بھی شرعی طور پر باطل نکاح کرتی ہیں وہ صحیح نسب کے ضائع ہونے کا سبب بن رہا ہے

میں ہر ملک کے علماء اسلام کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس خطرناک مسئلہ میں ذرا غور و فکر کریں، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول نے جو حکم دیا اس کی طرف واپس پلٹ آئیں، کہ نکاح میں عقل و رشد والے ولی کی نکاح پر شرط رکھیں، تاکہ ہم بہت سارے اخلاقی اور ادبی بگاڑ سے بچ سکیں، جس میں آج جہالت و مصنوعی اور جھوٹی آزادی کے نعروں اور خواہشات کی پیروی کی بنا پر عورتیں پڑچکی ہیں، خاص کر غلط کا طبقہ جس سے دل و سینہ افسوس و غم سے بھر جاتا ہے اللہ سبحانہ وتعالی انہیں اور ہمیں اپنی شریعت پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہمیں برے انجام سے محفوظ رکھے" انتہی

دیکھیں مختصر تفسیر ابن کثیر (286/1).

اس بنا پر آپ کے مابین جو نکاح ہوا ہے وہ صحیح نہیں ہے، اور اس نکاح کو صحیح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ دوبارہ گواہوں اور اپنی ولی کی موجودگی میں نکاح کرائیں

اللہ تعالی آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے

والله اعلم

اسلام سوال وجواب

93967